Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۴ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ ۹ فتح ۱۳۵۳ہش ۹ دسمبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت کل جیسی ہی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۹ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے :-

پسلی کی درد ابھی ہے۔ دو دن سے ضعف کی شکایت بھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن وہ ہے جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو

جو خدا کیلئے ذلّت اختیار کرے اور اُسکی راہ میں دکھ اُٹھائے وہی انجام کار عزّت و جلال کا تخت نشین ہوگا

"قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کیلئے موجبِ برکت ہوتی ہے۔ اس کا پس خوردہ اَوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاوے گا۔ خدا تعالیٰ اُس سے پُوچھے گا کہ تُونے کوئی نیک کام کیا؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اُس کو کہے گا کہ فلاں مومن کو تُو ملا تھا۔ وہ کہے گا خداوندا میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مِل گیا، خدا تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔ پھر ایک اَور موقع پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرے گا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دُنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا البتہ ذکرِ الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ اُن میں ایک دُنیا پرست شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مَیں نے اس دُنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا۔ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازیں کہ وہ سجدہ سے سر اُٹھاوے بخش دیئے جاتے ہیں۔

مومن وہ ہے کہ جس کے دِل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو، اُس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلّت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہوگا۔ کیا کوئی رسُول ضائع ہُوا؟ دُنیا ناخنوں تک اُن کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزّت و جلال کا تخت نشین ہوگا"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۴۱)

ضروری تحریک

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

جلسہ سالانہ کے ایّام میں فضلِ عمر ہسپتال میں مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آجکل کی خشک سالی کے پیشِ نظر بیماریاں اور بھی زیادہ ہیں مریضوں کی بھاری تعداد کے مدِ نظر ہسپتال کے ڈاکٹر کافی نہیں لہذا خاکسار احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں تحریک کرتا ہے کہ وہ جلسہ کے ایام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ زیادہ رش ۲۵ دسمبر تا ۲۹ دسمبر ہوتا ہے لہذا ان ایام کے لئے ڈاکٹر صاحبان ضرور اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ احمدی سرجن ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی خدمت میں خاص طور پر گزارش ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش فرمائیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے دوستوں سے گذارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

شادی کی مُبارک تقریب

ربوہ — یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ ۷ فتح ۱۳۵۳ہش مطابق ۷ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر کیپٹن صاحبزادہ مرزا نصیر احمد طارق ابن محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور عزیزہ صاحبزادی نصرت جہاں بیگم سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اِن کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو پڑھا تھا۔ دولہا اور دلہن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتا پوتی اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسہ نواسی ہیں۔

۷ دسمبر ۷۴ء کو برات قصرِ خلافت سے محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ دار الصدر شرقی پہنچی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے (باقی صـ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

ولولۂ عشق کے امتحان کا موقع

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روحانی مُردوں کے زندہ ہونے اور ان کے روحانی حیات سے مالا مال ہونے کی علامت اِس امر کو ٹھہرایا ہے کہ جب بھی انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دینی اغراض کے ماتحت آ جمع ہونے کے لئے پکارا جاتا ہے تو وہ جہاں کہیں بھی ہوں اور سفر کرنا ان کے حیّز اختیار سے باہر نہ ہو تو وہ ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کے جذبۂ بے اختیار کے ماتحت دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان کا اس طرح خدائی آواز پر خلوص نیت کے ساتھ اور والہانہ انداز میں دیوانہ وار کھنچے چلے آنا اس امر پر دال ہوتا ہے کہ وہ روحانی طور پر زندہ ہیں اور اپنی اس زندگی کا عملی ثبوت دینے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے جن خاص اور منتخب بندوں کو اس غرض سے دنیا میں بھیجتا ہے کہ وہ اپنی خداداد قوتِ احیاء کی مدد سے رُوحانی مُردوں کو زندہ کرکے انہیں روحانی حیات سے مالا مال کر دکھائیں وہ ان کے ذریعہ رونما ہونے والے رُوحانی انقلاب کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے انہیں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ وہ رُوحانی حیات سے مالا مال ہونے والوں کو آ جمع ہونے کے لئے پکاریں۔ چنانچہ ان کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے جب ان کے متبعین دیوانہ وار آ جمع ہوتے ہیں تو وہ ایک طرف تو اپنے روحانی طور پر زندہ ہونے کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ ایک قوی تر حیاتِ تازہ سے مالا مال ہوکر اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔ اس طرح ان کا آ جمع ہونا خود ان کے لئے رُوحانی اعتبار سے نئی قوت اور نئی توانائی سے ہمکنار ہونے کا موجب بن جاتا ہے۔

چونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت میں احیاء و غلبۂ و اسلام کی غرض سے بھیجے گئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو روحانی حیات سے مالا مال کرنے کے علاوہ خدائی حکم کے ماتحت انہیں اس امر کا مکلّف ٹھہرایا کہ وہ اپنی رُوحانی حیات کا عملی ثبوت دینے اور پھر رُوحانی اعتبار سے نئی قوت و توانائی سے مالا مال ہونے کی غرض سے سال کے سال مقررہ تاریخوں میں خالصۃً للہ مرکز میں آ جمع ہوا کریں۔ چنانچہ آپ نے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو شائع ہونے والے ایک اشتہار کے ذریعہ جن جادو بھرے الفاظ میں انہیں پکارا وہ یہ تھے:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تاکہ اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہوکر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحات ۱ تا ۲)

مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت گزشتہ ۸۳ سال سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس آواز پر جو آسمانی قرناء کی حیثیت رکھتی ہے لبیک کہتے چلے آرہے ہیں اور اس شان سے لبیک کہتے چلے آرہے ہیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ آنے والوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہمارا الٰہی جلسہ سالانہ ہمارے لئے اپنی روحانی حیات کا عملی ثبوت مہیا کرنے کا ایک انمول موقع بھی ہے اور روحانی لحاظ سے نئی قوت و توانائی اور حیاتِ تازہ سے بھرپور و معمور ہونے کا موقع بھی۔ اس لحاظ سے یہ ہمارے ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کے ایک امتحان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ہمیں اس امر کا موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کے زیر اثر دیوانہ وار مرکز سلسلہ میں آکر اس امتحان میں پورے اُتریں اور پھر اس امتحان میں کامیاب ہوکر ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی کریں نیز خلیفۂ وقت کی خاص توجہ اور دعاؤں سے فیضیاب ہوکر اس حیاتِ تازہ سے پہلے سے بھی بڑھ کر مالا مال ہوں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچتا اور اپنے لئے قبول کرتا ہے اور ان میں پہلے سے بھی بڑھ کر پاک تبدیلی بخشتا ہے۔

اِس بابرکت اور مقدس الٰہی جلسہ سالانہ کے مقدس ایام اب پھر قریب آپہنچے ہیں۔ یہ بابرکت جلسہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں حصول تائید و نصرت الٰہی کی عظیم الشان روایات کے ساتھ ۲۶ دسمبر سے پھر شروع ہو رہا ہے اور حسب معمول تین روز تک جاری رہے گا۔ اس میں شمولیت اختیار کرنا دراصل اُس آسمانی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرنا ہے جو ابراہیمی سُنّت کی اتباع میں خدا تعالیٰ کی مشیّت اور اس کے اذن کے ماتحت اس دَور کے ابراہیمؑ ثانیؑ نے آج سے ۸۳ سال پہلے بلند کی تھی اور جس کے متعلق خدا نے يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کی بشارت دے کر اس میں شمولیت کو ہر صاحبِ استطاعت احمدی کے لئے لازمی قرار دیا تھا اور جو استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ لازمی ٹھہرایا تھا کہ وہ شروع سال سے ہی فکر رکھ کر اس میں شمولیت کی استطاعت اپنے اندر پیدا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ابراہیم ثانیؑ کے سدھے ہوئے وفاشعار پرندے اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ یہ ان کے ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کے امتحان کا موقع ہے۔ وہ آئیں گے اور والہانہ انداز میں دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اس طرح رُوحانی لحاظ سے اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیں گے اور اپنے عمل سے دُنیا کو ایک دفعہ پھر بتا دیں گے کہ اس زمانہ میں خدا کے مسیحؑ نے باذن اللہ جن مُردوں کو زندہ کیا تھا، ان پر کبھی موت وارد نہیں ہوسکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی فیض رسانی اور قوت قدسیہ کے طفیل مسیح محمدیؐ کے انفاس قدسیہ نے انہیں وہ زندگی عطاء کی ہے جو حیاتِ جاوداں کا درجہ رکھتی ہے، بفضل اللہ تعالیٰ اب موت اس کے قریب نہیں آسکتی۔

 Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند گرہن قدرت الٰہی کا ایک عظیم نشان ہے

کسوف کے موقعہ پر دُعا، تکبیر، نماز اور صدقہ کے احکام نبویؐ

؎ اَبْشِرْ سَیَنْحَسِرُ الظَّلَامُ بِفَضْلِہٖ ۔ اِنَّ الْبَلِیَّۃَ لَا تَدُوْمُ وَتَذْھَبُ

(المسیح الموعودؑ)

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری)

(۱)

گذشتہ روز ۲۹/۳۰ نومبر کی درمیانی شب چاند کو گرہن ہُوا۔ کچھ وقفہ کے لئے تو یہ گرہن سارے چاند پر محیط ہو گیا تھا۔

چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کے روشن نشان ہیں۔ ان میں کسی کو گرہن لگ جانا نظام کائنات کا عظیم حادثہ ہے۔ قدیم ایام سے لوگ سورج یا چاند گرہن کے موقعہ پر غیر معمولی رنگ اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ جب کہ دنیا علم ہیئت سے پُوری طرح واقف نہ تھی انہوں نے سورج گرہن یا چاند گرہن کے بارے میں عجیب و غریب نظریے اپنا رکھے تھے۔

اسلام دین فطرت ہے اس نے بتایا (۱) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ (ابراہیم ع۵) کہ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو مستقل طور پر تمہاری خدمت پر لگا دیا ہے اور وہ برابر اپنا فریضہ ادا کر رہے ہیں (۲) وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا (انعام ع۱۲) کہ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو تمہارے لئے حساب کا ذریعہ بنایا ہے (۳) لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (یٰس ع۳) کہ سورج چاند کو نہیں پا سکتا اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ یہ سب اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

(۲)

قرآن مجید نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو چاند اور سورج کو خدا کی مخلوق سمجھ کر ان سے اس کی قدرت عظیمہ پر استدلال نہیں کرتے بلکہ سورج یا چاند یا ہر دو کی پرستش شروع کر دیتے ہیں، انہیں اپنا معبود سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ سورہ حٰم السجدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ (حٰم السجدہ ع۵)

کہ اللہ تعالیٰ کے نشانہائے قدرت میں سے رات اور دن کا نظام ہے نیز سورج اور چاند کا وجود ہے۔ لوگو! تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کے سامنے جھکو بلکہ تمہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرو جس نے ان تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو۔

(۳)

اسلام نے سورج اور چاند کے گرہن کا ذکر فرمایا ہے۔ قرآن پاک نے اسے مختلف پیرایوں میں انقلاب عظیم اور قیامت کی نشانی بھی ٹھہرایا ہے۔ احادیث نبویہ میں وارد ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو بھی گرہن ہوا اور چاند کو بھی گرہن لگا۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینخسفان لموت احدٍ ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذٰلک فادعوا اللہ وکبّروا وصلّوا وتصدّقوا۔ (بخاری و مسلم)

کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں ان کو کسی کی موت یا ولادت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ ان کے گرہن سے خدا کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان کرو، نمازیں پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا ایسے مواقع پر یہی طریق ہوتا تھا کہ آپؐ لمبی نماز پڑھتے، تکبیریں کہتے، دعائیں کرتے نیز خاص صدقہ و خیرات سے بھی کام لیتے۔ پس خسوفِ قمر اور کسوفِ شمس کے موقعہ پر وہم پرستوں کی طرح کسی وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی دہریہ مزاج سائنسدانوں کی طرح اسے ایک بالکل معمولی واقعہ سمجھنا چاہیئے۔ سورج کا گرہن ہو یا چاند کا بہرصورت یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی سورج چاند کو پیدا فرمایا ہے اسی نے ان کے لئے نظام مقرر فرمایا ہے اور اسی نے اپنی قدرت کے ماتحت ایسی صورتیں پیدا فرمائی ہیں کہ ان اجرام کی کیفیت میں کبھی کبھار تغیر و تبدیلی پیدا ہو جایا کرے۔

(۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری امت کی رہبری و راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو مبعوث فرمائے گا۔ اس کی شناخت کے سلسلہ میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض۔ الخ

(دار قطنی ص۱۸۸)

کہ ہمارے مہدی کے لئے یہ دو نشان مقرر ہیں اور یہ نشان ہمارے ہی امام مہدی کے ظہور کے ساتھ مختص ہیں۔ اسی کے لئے بطور دلیل صداقت ظاہر ہوں گے اور یہ صورت ابتداء سے دنیا سے امام مہدی کے وقت میں ہی پیدا ہوگی یعنی یہ کہ (۱) امام مہدی ہونے کا دعویدار موجود ہو (۲) رمضان کا مہینہ ہو (۳) چاند کی تاریخہائے خسوف میں سے اسے پہلی تاریخ کو گرہن لگے (۴) سورج کی تاریخہائے کسوف میں سے اسے درمیانی تاریخ کو گرہن لگے۔ یہ چاروں امور دنیا کی تاریخ میں صرف ایک ہی دفعہ سیدنا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت کے وقت ۱۳۱۱ سنہ ہجری میں جمع ہوئے۔ نہ اس سے پہلے ایسا واقعہ ہوا اور نہ آئندہ کبھی یہ چاروں امور اکٹھے ہوں گے۔ اس واقعہ میں سوچنے والوں اور غور کرنے والوں کے لئے بڑا نشان ہے۔

(۵)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں جب چاند کو گرہن لگا تو آپ نے چاند کو مخاطب کر کے جو اشعار کہے تھے ان میں سے ایک شعر وہ بھی ہے جو ہم عنوان کے نیچے درج کر آئے ہیں۔ اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ اے چاند! تو خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد یہ تاریکی دُور ہو جائے گی جو تیرے چہرے پر چھا گئی ہے۔ یقیناً مصیبت دائمی نہیں ہے بلکہ جلد چھٹ جانے والی ہے۔

اسلامی تعبیر میں چاند عروج کا بالخصوص مسلمانوں کا نشان ہے۔ اسلامی مملکتوں نے اسے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پُورے چاند کا گرہن اپنے اندر ایک انذاری پہلو بھی رکھتا ہے۔ نیز اس وقت اسلام کے حقیقی چاند یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کو جو بے انتہا اور بے اندازہ گالیاں مخالفین کی طرف سے تحریروں اور تقریروں میں دی جا رہی ہیں ان سے مومنوں کے دل زخمی ہو رہے ہیں اور ان کی آہیں عرش الٰہی تک پہنچ رہی ہیں۔ ان حالات میں بھی مسیح پاکؑ کا مندرجہ بالا شعر بہت بڑی تسلی اور اطمینان کا موجب ہے۔ اس میں بشارت یہ ہے کہ یہ اذیت ناک حالات اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد تبدیل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو لمبی دیر تک جاری رہنے کی اجازت نہ دے گا۔ وہ اپنے بندوں اور اپنے مسیح پاکؑ کی مظلوم و غریب جماعت کا خود حافظ و ناصر ہو گا اور دنیا اس نشان کو بھی عنقریب دیکھے گی۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

"چاند اور سورج کا ایسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف ان کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔"

(المسیح الموعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بد رسوم کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم سجاد احمد صاحب خالد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مشرکانہ باتیں بچہ کی پیدائش پر کی جاتی ہیں۔ ناک یا کان میں چھید کرنا۔ بچے کی ولادت پر چھری یا چاقو سرہانے رکھنا کہ جن قریب نہ آئے

iii۔ جن عورتوں کا چالیسواں مشترکہ ہو وہ ایک دوسرے سے باتیں نہیں کرتیں اور نہ ایک دوسرے کے گھر جاتی ہیں تاکہ بچہ مر نہ جائے۔

iv۔ حاملہ عورت کسی وفات یافتہ کے گھر نہیں جاتی چاہے کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو کہ بچہ نہ مر جائے

v بانجھ عورت کو زچہ کے پاس نہیں آنے دیا جاتا کہ بچہ مر نہ جائے یا وہ بھی بانجھ نہ ہو جائے بلکہ بانجھ عورتیں خود بھی اس ڈر سے مبارکباد کے لئے نہیں جاتیں۔

vi صرف لڑکیاں جننے والی عورت کو کسی ایسی زچہ کے گھر نہیں آنے دیئے جاتا جس زچہ کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہو۔

یہ سب توہمانہ عقائد اور بدرسوم ہیں جن کا دین اسلام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے اور ایسی باتیں حرام اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں۔

۵۔ متفرق رسوم

پانچویں نمبر پر وہ رسوم ہیں جن کو متفرق رسوم کا نام دیا جاسکتا ہے

i۔ شعبان کا حلوا یعنی ۱۵ شعبان کو خاص اہتمام کے ساتھ کھانا پکایا جاتا ہے اور آتشبازی کے ذریعہ اپنے اموال کو نذر آتش کیا جاتا ہے۔

ii۔ غیر اللہ کو پکارنا

iii۔ احتیاطی نماز۔ یعنی نماز جمعہ کے بعد اہتمام کے بالخصوص نماز ظہر ادا کرنا۔

iv۔ ایک رکعت میں قرآن پاک ختم کرنا۔

v شبینہ لگانا۔ یہ رسم شہر خوشاب

گیا ہے۔ شبینہ سے مراد یہ ہے کہ ایک رات مقرر کر لی جاتی ہے اور کچھ حفاظ کے ذمہ قرآن پاک کے سیپارے لگا دیئے جاتے ہیں اور پھر وہ حفاظ باری باری لاؤڈ سپیکر پر اپنے حصہ کا قرآن مجید پڑھتے ہیں اور چونکہ ایک رات میں قرآن پاک کو ختم کرنا ہوتا ہے اس لئے ایسی تیزی سے قرآن پاک پڑھا جاتا ہے کہ کم از کم سننے والے کو سمجھ آنا مشکل ہوتا ہے

خاکسار کو ایک دفعہ چند حفاظ سے ملنے کا موقعہ ملا جو کہ شبینہ سنانے کی غرض سے جا رہے تھے۔ جب ہم نے ان سے شبینہ کے جواز کے متعلق دریافت کرنا چاہا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکے جس کی وجہ سے خاکسار نے عرض کیا کہ یہ ایک بدعت ہے جو آپ بھائیوں نے پیدا کی ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو کم از کم تین دن میں قرآن ختم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ آپ نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن پاک کو ختم کرنے سے منع فرمایا ہے میں نے عرض کیا قرآن پاک میں حکم ہے

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (سورۃ المزمل)

کہ قرآن پاک کو خوش الحانی سے پڑھا جائے لیکن دوستو آپ تو اس قدر تیز الفاظ نکالتے ہیں کہ کم از کم سننے والے کو ان کی سمجھ نہیں آتی اور یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم اور قرآنی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔

خاکسار نے عرض کیا کہ قرآن پاک کا حکم ہے

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(سورۃ الاعراف آخری رکوع)

یعنی جب قرآن پاک پڑھا جا رہا ہو تو اے مسلمانو تم پر فرض ہے کہ اس کو غور سے سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے لیکن پیارے بھائیو آپ اس وقت قرآن پاک پڑھتے ہیں جب تمام شہر سو رہا ہوتا ہے یا کم از کم اکثر کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اور اس طرح آپ دوسرے لوگوں کو بھی گنہگار بناتے ہیں۔

ان حفاظ نے خاکسار سے اتفاق کیا اور چپ سادھ کر چلتے بنے

ہمارا جلسہ سالانہ

مکرم امین اللہ صاحب سالک شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

ہمارا جلسہ سالانہ ایک للّٰہی جلسہ ہے اس کی بنیاد خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہے یہ بناء اعلائے کلمۃ حق پر ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے قومیں طیار کر رکھی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس جلسہ سے اصل مطلب، اس کی غایت و غرض اور اس کا مقصد و مدعا کیا ہے؟ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے آج سے قریباً اسّی سال قبل بتایا کہ اس للّٰہی اجتماع کے انعقاد کی غرض و غایت ــــ دینی معلومات کی وسعت پذیری، معرفت کا ارتقاء، مشورہ امداد حق اور ملاقات اخوان ہے آپ نے یہ روح فزا نوید سنائی کہ آج دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف احرار یورپ کا مزاج آرہا ہے اور یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں آپ نے احباب جماعت کو تواضع اور انکساری اور محبت اور مواخات کا نمونہ بننے کی تلقین کی اور دنیا میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کی خاطر دینی مہمات میں سرگرمی اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا:-

"اس جلسہ کا اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔

(شہادۃ القرآن)

اس آسمانی وجود نے ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ فرماتے ہیں

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک

قرآن، سنت اور احادیث سے قطعاً کوئی دور کا بھی تعلق نہیں اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ سب رسومات بعض احمدی گھرانوں میں بھی آگئی ہیں جو کہ انتہائی دکھ دہ بات ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ گھر جو اس قسم کی بد رسوم کو بجا لاتا ہے اس نے مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو نہیں سمجھا اور وہ احمدیت کی حقیقی روح سے ناواقف ہے اور اس کا مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا یا نہ ماننا برابر ہے

آخر میں مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حکم کو بیان کر کے میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:-

"سو آج ہم کھول کر بلند آواز سے

انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول نے ہدایت کی ہے۔ اسی راہ سے نہ بائیں طرف پھریں نہ دائیں طرف اور ٹھیک ٹھیک اس راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو نہ اختیار کریں۔" (اشتہار تکمیل تبلیغ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر احمدی گھر میں ان بد رسومات سے محفوظ رکھے اور ہر احمدی مرد و عورت کو مسیح موعود علیہ السلام کی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ معدہ خرابی ہضم کا مؤثر علاج قیمت ڈیڑھ روپیہ
اکسیر پائیوریا پائیوریا کا علاج قیمت ڈیڑھ روپیہ
مفید منجن دانتوں کی صفائی کیلئے قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۵۲۴

صاحب جو اس الٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہمّ و غم دُور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اور اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوّت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اپنی پاک دعاؤں اور اپنی خاص توجہ سے اس مقدس شخصیت نے چاہا کہ ہم حضرتِ احدیت کی طرف کھنچے چلے آئیں اور اس کی بلند بارگاہ میں ہمیں شرفِ قبولیت حاصل ہو، اُس نے کس مقدس جذبہ سے فرمایا:۔

"حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور ایک پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

مزید برآں آپ نے فرمایا:۔

"اس رُوحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام روحانی برکات سے متمتّع فرمائے ــــ اور یہ رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے! ٭

اعلان

ماہ دسمبر کے لئے مطالعہ کی کتاب "لیکچر لاہور" ہے۔ قائدین مقامی اس کتاب کو منگوا کر خدام میں تقسیم کرا دیں۔ اس کتاب کی قیمت ۲۵/ ۱ روپے ہے اور دفتر خدام الاحمدیہ سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

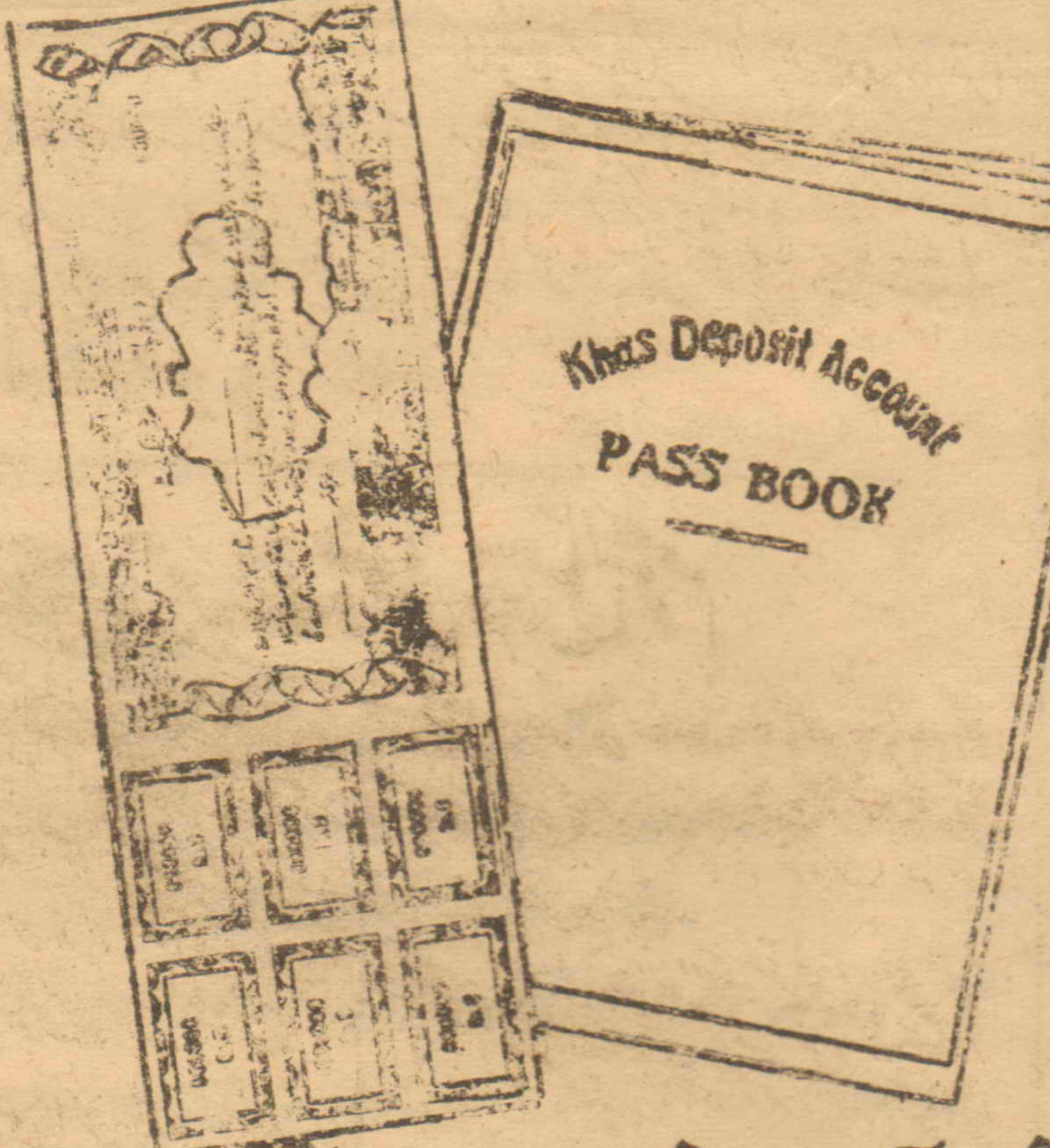

مستقل آمدنی کا محفوظ ترین ذریعہ
خاص ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ خریدیئے
خاص ڈپازٹ اکاؤنٹ کھولئے
منافع 10 فیصد سے زیادہ
■ منافع پر ٹیکس نہیں لگتا ■ منافع ہر ششماہی پر ملے گا
■ رقم جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں
■ ہر شخص پچھتر ہزار روپے تک لگا سکتا ہے
خاص ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ
جاری کردہ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

پیوبی ٹانک قیمت ۳/-
سوکھا پن دُور کرتا۔ مٹی اور کوئلے کھانے کی عادت دُور کرتا، ہرے پیلے دست، قے روکتا اور معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بچے چند دنوں میں غذا سے کیلشیم اور وٹامن حاصل کر لیتے ہیں اور جلد ہنس مکھ اور خوبصورت بن جاتے ہیں۔
شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

آپ کے گھر میں تریاق کبیر
کی ایک شیشی جس کو گھر کا ڈاکٹر کہنا بے جا نہ ہوگا ہونی ضروری ہے!
اس کے چند قطرے پیٹ درد، ہیضہ، قے، متلی، نزلہ زکام اور بچھو کے کاٹے کو فوری آرام پہنچاتے ہیں۔
قیمت فی شیشی:۔ ۵۰/۱
دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی کی مبارک تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

اگلے روز ۸ر دسمبر ۷۴ء بروز اتوار بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے قصرِ خلافت کے باغیچہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، ناظر و وکلاء صاحبان، بیرونی جماعتوں کے بعض امراء اور بعض دیگر مقامی احباب کے علاوہ حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

ادارہ الفضل اِس مبارک تقریب کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

"عشرہ وقفِ جدید" برائے وصولی و ترسیل رقوم

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ر فتح ۱۳۵۳ ہش مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اسی ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ گزشتہ سال کی نسبت دوگنا ہے۔ لہٰذا ہر جماعت کو ادائیگی کے وقت یہ نسبت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یکم تا ۱۰ر فتح (یکم تا ۱۰ر دسمبر) "عشرہ وقفِ جدید" منا کر چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا خصوصی اہتمام فرما دیں کوشش فرما کر وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں تاکہ یہ رقوم سالِ رواں کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد رقم قابلِ وصولی ہے جو ماہِ رواں کے اندر وصول ہونی چاہیئے لہٰذا غیر معمولی توجہ، محنت اور دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو کما حقہٗ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اطفال اور ناصرات کے عہدیداران کو بھی اِس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ان کی وصولی مقابلۃً بہت کم ہے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

درخواستِ دعا

میرے والد محترم احمد زمان صاحب عباسی کا موتیا بند کا اپریشن مورخہ ۵ر دسمبر ۷۴ء بروز جمعرات سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں ہوا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(محمود زمان عباسی۔ ربوہ)

کیل، پھنسیاں، داغ دھبے دُور کرنے کیلئے ہمیشہ
فریگرنٹ انٹی پمپل کریم
استعمال کیجئے۔ قیمت -/۲ روپے۔

پم انٹی پمپل ٹیبلٹ
جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ خون صاف کرکے کیل پھنسیاں داغ دھبے دُور کرکے رنگت نکھارتی ہیں۔ قیمت -/۲ روپے۔
المنار دواخانہ ربوہ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔ بچوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید۔
قیمت فی شیشی پچھتر پیسے۔ ڈیڑھ روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۹

ملک میں احمدیوں کے خلاف دوبارہ شورش برپا کرنے کا چیلنج

مجلس عمل کے حالیہ فیصلوں اور مطالبات کی طویل فہرست

راولپنڈی ۷ر دسمبر۔ مجلسِ عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے صدر مولانا یوسف بنوری اور ان کے ساتھی لیڈروں نے آج ایک پریس کانفرنس میں مجلسِ عمل کے ۳ر دسمبر کے فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مجلسِ عمل نے اپنے ان ارکان کو جو قومی اسمبلی کے رکن ہیں ہدایت کی ہے کہ ۱۵ر ستمبر ۷۴ء کو وزیر اعظم کے ساتھ گفت و شنید کے نتیجہ میں ہونے والے معاہدہ کی روشنی میں قومی اسمبلی میں "قادیانی مسئلہ" کو زیر بحث لائیں اور ۷ر ستمبر کے قومی اسمبلی کے فیصلے اور حکومت کی طرف سے کئے جانے والے وعدوں پر عملدرآمد کے متعلق حکومت سے بات چیت کریں تاکہ ۷ر ستمبر کو قومی اسمبلی نے جو آئینی ترمیم منظور کی تھی اس کے تقاضے پورے کئے جائیں اور مروجہ قوانین میں مجوزہ ترامیم کی جائیں اور اس سلسلہ میں قومی اسمبلی میں بل پیش کیا جائے۔

حکومت کے ساتھ طے ہونیوالا معاہدہ

انہوں نے بتایا کہ آئینی ترمیم کے علاوہ حکومت کی طرف سے کئے گئے وعدوں میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے، "مرزائیوں" کی فوجی و نیم فوجی تنظیموں مثلاً فرقان فورس اور خدام الاحمدیہ وغیرہ پر پابندی عائد کرنے، رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کرنے، پاسپورٹ میں ان کی واضح نشاندہی کرنے، اور سب سے بڑھ کر اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر استعمال نہ کرنے دینے کے وعدے شامل تھے۔

ازسرِنو تحریک شروع کرنے کی دھمکی

انہوں نے کہا اب جبکہ مجلسِ عمل کے رہنما بعض دیگر مصروفیات سے نمٹ چکے ہیں تو وہ اعلان کرتے ہیں کہ اِس فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے تحریک شروع کی جائے گی لیکن تحریک چلانے کا فیصلہ مجلسِ عمل سے تعلق رکھنے والے قومی اسمبلی کے ارکان کی حکومت کے ساتھ گفت و شنید کے بارہ میں رپورٹ پیش ہونے پر کیا جائے گا جو شاید ایک ہفتہ کے اندر ارکان مذکور کی طرف سے موصول ہو جائے گی۔ اگر ہمارے مطالبات پورے نہ ہوئے تو مجلسِ عمل مجبور ہو جائے گی کہ "مرزائیوں" کے عمرانی اور معاشرتی بائیکاٹ کی پھر اپیل کرے۔

مطالبات کی طویل فہرست

مولانا یوسف بنوری اور دیگر علماء نے مطالبہ کیا کہ:۔

(۱) مرزائیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔
(۲) اشاعتِ اسلام کے نام پر قائم کئے گئے لاہوری اور ربوی اداروں پر پابندی عائد کی جائے۔
(۳) ان کا تمام سابقہ اور موجودہ لٹریچر ضبط کیا جائے۔
(۴) انہیں اپنے ماہناموں، ہفت روزوں اور روزنامہ جرائد میں "اسلام کے خلاف پراپیگنڈے" سے روکا جائے۔
(۵) ان کی مردم شماری کرائی جائے کیونکہ وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کی آبادی بہت زیادہ ہے اور اس طرح عالمِ اسلام کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔
(۶) رجسٹریشن کارڈوں میں ان کا مذہب لکھا جائے اور غلط اندراج کرانے والوں کو سزا دی جائے۔
(۷) تمام محکموں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنے اعلیٰ اور ادنیٰ "قادیانی" ملازمین کی فہرست حکومت کو مہیا کریں۔
(۸) تمام کلیدی سرکاری عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔
(۹) قادیانی افسروں کو ترقیاں نہ دی جائیں۔
(۱۰) قادیانیوں کے لئے دیگر اقلیتوں کی طرح تعلیمی اداروں میں نشستیں مختص کی جائیں۔
(۱۱) شعائرِ اسلام کے استعمال پر پابندی لگائی جائے تاکہ قادیانی، مساجد، خلیفہ، اسلام، صحابی، امیرالمومنین اور اُمّ المومنین کی اصطلاحیں استعمال نہ کریں اور یہ واضح ہو جائے کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔

ملک بھر کے علماء سے اپیل

مجلسِ عمل نے ملک بھر کے علماء سے اپیل کی ہے کہ وہ ہر ممکن ذریعہ سے عوام کو حالات کی موجودہ سنگینی سے آگاہ کریں۔ مساجد میں قراردادیں منظور کی جائیں کہ حکومت اپنے وعدے پورے کرے۔

(تلخیص از روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۵ر دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ اول و صفحہ ۸)